Biannual Research Journal
AL-IDAH
Published by
SHAYKH ZAYED ISLAMIC CENTRE
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PESHAWAR PAKISTAN
ISSN (Print) : 2075-0307
ISSN (Online) : 2664-3375
OPEN ACCESS
الإيضاح
شیخ زاید مرکز اسلامی جامعہ پشاور
www.al-idah.pk
Vol:42 ISSUE:II
July-Dec 2024

صحیح البخاری کی کتاب الطب کی روشنی میں طبّی اخلاقیات: ایک تحقیقی جائزہ

Medical Ethics in Light of "Kitāb al-Tibb" from Sahih al-Bukhari: A Research Analysis

Issue: *https://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/issue/view/41*
URL: *https://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/article/view/924*
Article DOI: *https://doi.org/10.37556/al-idah.042.02.0924*

Author (s) :
Muhammad Ayub
Assistant at Dar al-Ifta (Fatwa Center), Dar al-Uloom Ashab al-Suffah, Mardan,
Email: mayub7097@gmail.com
Abzahir Khan
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan, Email: abzahir@awkum.edu.pk
Nasir Ali
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan
Email: nasirali98292@gmail.com

***How to Cite* :** *Muhammad Ayub, Abzahir Khan and Nasir Ali 2024. Medical Ethics in Light of "Kitāb al-Tibb" from Sahih al-Bukhari: A Research Analysis. Al-Idah . 42, -2 (Dec. 2024), 214 - 227.*

***Publisher* :** *Shaykh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar, Al-Idah – Vol: 42 Issue: II/ July – Dec 2024/ P. 214 - 227.*

Article History:

Received on:	***13 – Oct - 2024***
Accepted on:	***02 – Nov - 2024***
Published on:	***31 – Dec - 2024***

This work is licensed under a Creative Common Attribution 4.0 International License
Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing
Islamic Research Index
Australian Islamic Library
Crossref
DOAJ Directory of Open Access Journals
International Scientific Indexing
Index Copernicus International

Abstract:
Islam provides comprehensive principles and guidance for all aspects of life, including medicine. These guidelines ensure the well-being of humanity in both this world and the hereafter. Islamic teachings cover the concept, importance, types, and ethics of medicine, as well as medical research. Imam Muhammad ibn Ismail al-Bukhari (d. 256 AH), in his Sahih al-Bukhari, dedicated a section titled Kitab al-Tibb (The Book of Medicine), addressing diverse topics related to medicine under well-structured chapters. His deep insight (fiqh al-Bukhari fi tarajimihi) is reflected in the organization and selection of these chapters.
This research paper focuses on Kitab al-Tibb from Sahih al-Bukhari to derive medical ethics based on the chapters and corresponding hadiths. The study comprises two main sections:
An analysis of the concept, significance, and ethics of medicine.
A systematic discussion of medical ethics derived from Kitab al-Tibb.
This study highlights Imam Bukhari's meticulous approach and the ethical principles extracted from the hadiths in the context of medical practice.
Keywords: *Medical Ethics , "Kitāb al-Tibb" ,Sahih al-Bukhari, Research Analysis*

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

دین اسلام میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اُصول اور ہدایات موجود ہیں۔جو انسانیت کے لئے دائمی اور کامل رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ جس پر عمل کرنے سے انسانیت دنیا اور آخرت دونوں بھلائیوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ان ہدایات اور اُصول میں ''طب'' کے متعلق بھی رہنمائی شامل ہے۔

شریعت نے طب کا مفہوم،اس کی اہمیت اور افادیت، متنوع اقسام، طبّی تحقیقات اور طب کے میدان میں طبّی اخلاقیات پر اصولی انداز بیان میں بحث کی ہے۔اس سلسلے میں امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ(المتوفی:۲۵۶ھ) نے صحیح البخاری میں ''کتاب الطب'' کے نام سے طب کے مذکورہ متنوع مباحث کو ''ابواب البخاری'' کے ذیل میں زیر بحث لایا ہے۔محدثین اور اہل علم کے نزدیک '' فِقهُ البُخَارِی فی تراجِمه''یعنی امام بخاریؒ کی فقاہت اور ژرف نگاہی ان کے ابواب سے نمایاں ہیں۔اسی وجہ سے امام بخاریؒ نے کتاب الطب کے وضع کردہ ابواب میں بھی اپنی وسعت نظری اور دقت نظری کا مظاہرہ فرمایا ہے۔

زیرِ نظر مقالہ میں بنیادی طور پر صحیح البخاری کی کتاب الطب کا مطالعہ اور جائزہ طبّی اخلاقیات کی روشنی میں زیر بحث لایا گیا ہے۔امام بخاریؒ کے وضع کردہ ابواب کی روشنی میں اور ان ابواب کے ذیل میں لائے گئے احادیث سے طبّی اخلاقیات اور آداب کا استنباط کیا گیا ہے۔مقالہ دو اہم مباحث پر مشتمل ہے؛بحث اول میں طب اور طبّی اخلاقیات کا مفہوم اور اہمیت کا تحقیقی جائزہ ہے اور بحث دوم میں طبّی اخلاقیات صحیح البخاری کی کتاب الطب کی روشنی میں سلسلہ وار ذکر کیا گیا ہے۔

بحث اول:

(الف)طب کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم:

لفظ طب اضداد میں سے ہے۔اس کا اطلاق لغوی طور پر علاج اور مرض دونوں پر ہوتا ہے۔اور یہ لفظ سحر کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔چنانچہ جس شخص پر جادو کیا گیا ہو اس کو مطبوب کہتے ہیں۔

اصل میں زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کا خیال تھا کہ آدمی کی بیماری کا سبب سحر ہے۔اور سحر کی وجہ سے آدمی بیمار ہوتا ہے۔اس لئے طب کو سحر کے معنی میں استعمال کیا جانے لگا[1]۔

"هو علم يُعرفُ به أحوالُ بدنِ الانسانِ مِن جِهة مَا يصح ويزول عن الصحة لتحفظ الصحة حاصلة وتستردها زائلة[2]"

ترجمہ: علم طب صحت اور عدم صحت کے نقطہ نظر سے انسانی جسم کے احوال معلوم کئے جاتے ہیں تاکہ موجودہ صحت برقرار رکھا جاسکے اور زائل ہونے والی صحت کو لوٹایا جاسکے۔

(ب)طب کے اقسام:

طب کی دو قسمیں ہیں؛ایک طب الارواح اور دوسرا طب الابدان۔پہلی قسم کو انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔اور طب الابدان کی مزید دو قسمیں ہیں؛ایک وہ جو قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے اور اس قسم پر علماءِ اُمت نے عمدہ کام بھی کیا ہے۔مثلاً علامہ ابن القیمؒ زاد المعاد میں اس کا اچھا خاصا ذخیرہ بھی جمع کیا ہے۔اور طب نبوی ﷺ کے نام سے اس کا اردو ترجمہ بھی دستیاب ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو انسانی تجربات اور مشاہدات کے بعد وجود میں آیا ہے۔اس کو بھی سہولت کے پیش نظر دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ایک قسم وہ جس میں غور وفکر کی ضرورت نہیں ہوتی۔فطرت نے خود ہی جاندار میں اس کے علاج کا علم رکھ دیا ہے جیسے پیاس کا علاج پانی اور بھوک کا علاج غذا ہے۔دوسری قسم وہ ہے جس میں غور وفکر کی

ضرورت ہوتی ہے جیسے مختلف بیماریاں انسان کو لاحق ہوتی ہیں ان بیماریوں کا علاج ماہرین اور تجربہ کار کے تجربات سے وجود میں آیا ہے۔

علاج کی بھی دوم قسمیں ہیں؛ایک طبعی جسمانی(Physical Treatment)یہ مفردات اور مرکبات دونوں صورتوں میں ہوسکتا ہے۔اور دوسرا روحانی(Spiritual Treatment)۔حضور اکرم ﷺ نے امت کے لئے دونوں قسم کے علاج اختیار فرمائے ہیں۔ظاہری وطبعی دواؤں کو بھی اختیار فرمایا اور باطنی وروحانی علاج کو بھی۔امام بخاریؒ نے کتاب الطب میں زیادہ تر طب الارواح اور الابدان دونوں کا ذکر فرمایا ہے[3]۔

(ج) طبِ جسمانی کا مدار؛ تین امور:

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

> ”وَمدارُ ذالكَ علي ثلاثة أشياءَ؛ حفظ الصحة والاحتماء عن المؤذي واستفراغ المادة الفاسدة وقد أُشير الي الثلاثة في القرآن فالاول من قوله تعالي فمن كان منكم مريضاً أو علي سفر فعدة من ايام اخر۔۔۔۔۔۔۔[4]“

ترجمہ: طبِ جسمانی کا مدار تین چیزوں پر ہیں۔ایک حفظان صحت،دوم مضر چیزوں سے پرہیز اور سوم فاسد مادہ کا اخراج۔قرآن کریم میں ان تینوں کی طرف اشارہ پایا ہے۔

سورۃ بقرۃ میں ”فمن كانَ مِنكُم مَرِيضاً أَو على سفر فعدة من أيام أُخر[5]“سفر میں چونکہ مشقت ہوتی ہے جو مضر صحت ہوسکتی ہے۔اب اگر اس میں روزہ رکھا جائے گا تو صحت کے مزید بگڑ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے صحت کو برقرار رکھنے کے لئے روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی گئی ہے۔

قرآن کریم کی ایک اور آیت میں ”وَلَا تَقتُلُوٓا أنفُسَكُم[6]“اس سے یہ مسئلہ اخذ کیا گیا کہ اگر ٹھنڈی پانی کے استعمال سے ہلاکت کا خوف ہو تو ایسی صورت میں تیمم کی اجازت ہے۔تو مضر چیزوں سے اجتناب اور پرہیز اس سے سمجھ میں آرہا ہے۔

اور تیسری چیز فاسد مادہ کا اخراج،اس کی طرف قرآن کریم کی آیت ”أو به أذى من رأسه ففدية[7]“میں ارشاد ہے کہ محرم کو اگر جوئیں وغیرہ تنگ کرتی ہو اور تکلیف دیتی ہو تو اس اذیت کو اپنے آپ سے دور کرسکتا ہے۔

بحث دوم:

طبّی اخلاقیات صحیح البخاری کی کتاب الطب کی روشنی میں

بحث دوم میں ان امور کا تحقیقی بیان ہیں جو صحیح البخاری کی کتاب الطب کی روشنی میں طبّی اخلاقیات پر دلالت کرتی ہیں۔ وہ طبّی اخلاقیات درجہ ذیل ہیں۔

(۱)مریضوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا

طبیب کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کے ساتھ رحمت سے پیش آئے۔ ہر حال میں ان پر شفقت کرے۔ان کو برا بھلا کہنا طب کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزر رہے تھے مجھے دیکھا کہ میں دیگچی کے نیچے آگ رکھ رہا ہوں (اور میرے سر پر جوئیں قطار در قطار آرہے تھے۔آپ ﷺ نے دیکھا) تو فرمایا کیا تمہیں جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں۔آپ ﷺ نے حجام کو بلایا اور حکم دیا کہ ان کے بالوں کو کاٹ دے[8]۔

اس روایت کو امام بخاریؒ نے " باب ما رخص للمریض أن یقول اِنی وجع أو وارساہ أو اشتد بی الوجع "کے ذیل میں ذکر فرمایا ہے۔اور ترجمۃ الباب سے امام بخاریؒ کا مقصود یہ ہے کہ مریض کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے دُکھ درد اور تکلیف کا اظہار کرے۔ طب اس کو منع نہ کرے اور نہ اس پر سختی کرے بلکہ ان کے ساتھ شفقت کا سلوک کرے اور حتی الامکان کوشش کرے کہ مریض کا تکلیف دور ہو جائے۔

(۲)شعبہ تحقیقاتِ اُدویہ

امام بخاریؒ نے کتاب الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" ما أنزل اللہ داءً اِلا أنزل لہ شفاءً[9]"،یعنی اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نہیں اُتاری ہے جس کے لئے شفا نازل نہ کی ہو۔

اس روایت کو امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب بھی قرار دیا ہے۔ جس میں انہوں نے امراض اور علاج کے متعلق کئی امور کی جانب اشارہ فرمایا ہے۔ مثلاً:

اُ) معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی شفاء اور اس کا علاج نازل فرمایا ہے۔ بسا اوقات بعض بیماریوں کا علاج انسانوں اور ماہرین کو معلوم نہیں ہوتا ہے تو وہ ایسی بیماریوں کو لاعلاج قرار دیتے ہیں جب کہ حقیقتاً وہ لاعلاج نہیں ہوتی۔

ب) جب یہ ثابت ہوا کہ کوئی بھی بیماری لاعلاج نہیں ہے تو ماہرین پر لازم ہے کہ وہ ہر اشیاء اور اس کے خواص پر تحقیق کریں اور اس مقصد کے لئے مستقل ادارے قائم کرے جہاں صرف اشیاء اور ان کے خواص پر علاج کی تحقیق ہو تاکہ مختلف امراض اور بیماریوں کا تدارک ممکن ہو۔

ت) امراض کے لئے اس کے مناسب علاج تجویز کرنا چاہئے جب علاج امراض کے مطابق ہو تو انسان صحت مند بن جاتا ہے اور جب موافق نہ ہو تو انسان کو کوئی افاقہ محسوس نہیں ہوتا۔ اس لئے امراض اور معالجہ میں تطابق اور موافقت انتہائی ضروری ہے اور یہ طبیب کی مہارت کی نشانی ہے۔ اسی بات کو صحیح مسلم میں یوں بیان کیا گیا ہے: ''لکل داءٍ دواءٌ فاذا أُصیب دواءُ الداءِ بَرأ باذنِ اللهِ''یعنی ہر بیماری کے لئے علاج اور دواء موجود ہیں مگر جب وہ دونوں موافق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بندہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ث) اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ طبیب کو میدانِ طب میں ماہر وحاذق ہونا چاہئے۔

(۳) ادویہ کا استعمال سکھانا اور اوقات تداوی کرانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتی ہوں۔ یہ عود ہندی لو اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے۔ ان میں ایک ذات الجنب (پسلی کا ورم) بھی ہے۔ اگر حلق کی بیماری ہو تو اس کو ناک میں ڈالو۔ ذات الجنب ہو تو حلق میں ڈالو[11]۔

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عود ہندی کے استعمال کا طریقہ اُمِّ قیس کو سکھایا اور یہ کہ یہ کئی امراض کے لئے شفا ہے اور ہر علاج کا طریقہ الگ الگ ہے۔ جس کو رسول اللہ ﷺ نے یہاں بیان فرمایا۔

امام بخاریؒ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من تَصَبَّحَ سَبع مرات تمرات عجوۃ لم یضرہ ذالك الیوم سُمٌ ولا سحر''[12] یعنی جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس کو کوئی زہر اور سحر وجادو رات تک نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اس حدیث پاک میں یہ ہے کہ جس نے سات عجوہ کھجوریں صبح کھالیا تو رات تک زہر اور جادو کھانے والے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے لیکن ان اوقات کی تعین یہاں کیوں کی گئی؟

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ اول النہار میں کھانے کی خصوصیت کے ظاہر ہونے کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ کھانے والے نے نہار منہ کھایا ہے کیوں کہ اس وقت لوگ عموماً نہار منہ ہوتے ہیں۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اگر نہار منہ کوئی شام کو کھالے تو صبح تک اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ مثلاً روزہ دار اس سے افطار کرلے[13]۔

دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سات کھجوریں کیوں تجویز فرمائی۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس سے کوئی خاص معین عدد مراد نہیں ہے بلکہ یہ کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ تاہم جمہور کی رائے یہ ہے کہ اس سے سات معین عدد ہی مراد ہے[14]۔

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ طبیب پر یہ بات لازم ہے کہ وہ علاج کے اوقات کی بھی تعین کرے اور اس کے استعمال کے طریقہ کار اور خوراک کی مقدار بھی تجویز کرے۔

(۴) مرض کے علامات کی تعین، اُدویہ کے خصوصیات اور امور شفاء بیان کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتی ہو۔ یہ عود ہندی لو اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے۔ ان میں ایک ذات الجنب (پسلی کا ورم) بھی ہے۔ اگر حلق کی بیماری ہو تو اس کو ناک میں ڈالو۔ ذات الجنب ہو تو حلق میں ڈالو[15]۔

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عود ہندی کی خصوصیات بیان فرمائی اور امت کو اس کی جانب متوجہ کیا۔ تو طبیب کی یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ مریض کو ادویہ کے خواص بیان کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذا وقع الذباب في إناء أحدكم فليَغمِسهُ كله ثم ليطرحه فان في أحد جناحيه شفاء وفي الآخر داء[16]" یعنی اگر مکھی کسی پینے کی چیز میں گر جائے تو اسے پورا ڈبونا چاہئے کیوں کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے (اور وہ یہی ڈبویا کرتی ہے) اور دوسرے میں شفاء ہے (اسے یہ بچائے رکھتی ہے)۔

اس سے کئی امور معلوم ہوتے ہیں مثلاً:

اَ) جانوروں کے بعض حصوں میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھا ہے اگرچہ وہ جانور ماکول اللحم یعنی انسانوں کے لئے اس کا کھانا حلال اور جائز نہ ہو۔

ب) جن امور کا انکشاف رسول اللہ ﷺ پر وحی کے ذریعے ہوتا تھا آپ ﷺ امت کو بیان فرماتے تھے اور امت کے ماہرین کو چاہئے کہ وہ جانوروں پر بھی تحقیقات کرائیں۔

ت) یہاں پر رسول اللہ ﷺ نے اہم چیز شفاء کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس کو اپنانا چاہئے اور مضر سے پرہیز کی تاکید فرمائی۔

ث) نیز اس میں آپ ﷺ شفاء کے حصول کا طریقہ کار بھی بیان فرمایا۔

(۵)متبادل سہولت والاتداوی اختیار کرنے کو ترجیح دینا

حاذق اور ماہر طبیب پر یہ لازم ہے کہ وہ مریض کو مشکل اور پیچیدہ علاج کے بجائے متبادل آسان اور سہولت والا علاج تجویز کرے۔اور یہ تب ممکن ہے جب ان کے پاس ایک ایک بیماری کی کئی علاج موجود ہوں اور ان اس شعبہ میں ان کی مہارت مسلم ہو۔وہ تحقیق سے وابستہ ہواور ہر وقت نئے نئے تحقیقات سے اپنے آپ کو باخبر رکھے۔

اس سلسلے میں امام بخاریؒ نے اُم قیس سے روایت کیا ہے وہ فرماتی ہے کہ میں اپنے لڑکے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔میں نے اس کی ناک میں بتی ڈالی تھی،اس کا حلق دبایا تھا چونکہ اس کو گلے کی بیماری ہو گئی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا:

”علي ما تدعرن أولادكن بهذا العلاق عليكن بهذا العود الهندي فان فيه سبعة أشفية منها ذات الجنب يُسعط من العذرة ويُلد من ذات الجنب[17]“

ترجمہ: تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتی ہو۔یہ عود ہندی لو اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے۔ان میں ایک ذات الجنب (پسلی کا ورم) بھی ہے۔اگر حلق کی بیماری ہو تو اس کو ناک میں ڈالو۔ذات الجنب ہو تو حلق میں ڈالو۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایک علاج میں مریض کو تکلیف ہو اور وہ آسان علاج بھی نہ ہو۔تو اس کے لئے دوسرا متبادل اور آسان علاج تجویز کرنا چاہئے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام قیس کے لڑکے کے لئے حلق اور تالو دبانے کے بجائے عود ہندی تجویز فرمایا۔جو پہلے کے مقابلے میں زیادہ سہولت والا اور قابلِ عمل بھی تھا۔

(۶)امراض کی تعدیہ سے بچنے کی خاطر مریضوں کو آئسولیٹ کرنا

بعض امراض متعدی ہوتی ہیں۔مثلاً وبا اور طاعون۔شریعت نے اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ جب کسی علاقے میں وبا اور طاعون آجائے تو وہاں سے بھاگ کر نکلنا درست اور جائز نہیں اور اس کی وعید حدیث میں آئی ہے۔کیوں کہ بعض وبائیں متعدی ہوتی ہیں اور ان کے جراثیم پھیلتے ہیں۔کوئی آدمی وہاں سے نکلے گا تو ممکن ہے وہ جراثیم دوسرے علاقے تک سرایت کر جائیں اور یوں وہ نئے علاقے اس وبا کی زد میں آجائے۔اگر کوئی شخص ضرورت کی بنیاد پر طاعون زدہ علاقہ سے نکل رہا ہوں لیکن اس میں بھی یہ احتمال ہو کہ اس کے ذریعے یہ وبا دوسری جگہ پھیل سکتا ہے تو بھی وہاں سے نکلنا شریعت کے نزدیک درست نہیں ہے۔

اس سلسلے میں امام بخاریؒ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت جو حضور اکرم ﷺ سے کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"اِذا سَمِعتُم بِالطاعون بارض فلاتدخلوھا وإذا وقع بارض وأنتم بھا فلاتخرجوا منھا[18]" ترجمہ: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں مت داخل ہوا کرو اور اگر تم پہلے سے وہاں پر ہو تو مت نکلا کرو۔

اس باب سے امام بخاریؒ نے کئی مسائل اخذ فرمائے ہیں۔ جن میں بعض مسائل کی نشاندہی اوپر ذکر کی گئی۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ اطباء وڈاکٹرز حضرات کا یہ فرض ہے کہ وہ مریض کو فوراً تخلیہ (آئسولیٹ) کرے تاکہ یہ وبائی مرض دوسرے لوگوں تک نہ پہنچ سکیں[19]۔

(۷) خواتین کا مرد مریضوں کا علاج اور اس کے حدود

امام بخاریؒ ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا اور لوگوں کو پانی پلانا، ان کی خدمت کرنا، شہداء اور زخمیوں کو میدان جنگ سے مدینہ لوٹانا اور ان علاج کرتی تھیں[20]۔

اس روایت کو امام بخاریؒ نے "باب هل يداوي الرجلُ المرأةَأو المَرأةُ الرجلَ" کے عنوان کے تحت لایا ہے۔ اس ترجمۃ الباب سے کئی امور کی جانب امام بخاریؒ نے اشارہ فرمایا ہے۔ مثلاً:

أ) حدیث میں خواتین کا مردوں کے علاج اور تداوی کا ذکر ہے۔ جس پر امام بخاریؒ نے مردوں کو بھی قیاس کیا یعنی جس طرح خواتین مردوں کا علاج کر سکتی ہے اسی طرح مرد بھی خواتین کا علاج کر سکتے ہیں۔

ب) امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب کو ھَل برائے استفہام سے ذکر فرمایا اور اس مسئلہ میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں فرمایا۔ جو آئمہ کرام کے اختلاف کی طرف اشارہ ہے، کیوں کہ بعض علماء کے ہاں خواتین مردوں کا علاج نہیں کر سکتا اور حدیث کا واقعہ پردہ کے نزول سے پہلے کا ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک علاج کر سکتا ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ مرد خواتین کا کوئی محرم ہو۔ جمہور فقہائے کرام کی رائے یہ ہے کہ خواتین محرم اور غیر محرم تمام مردوں کا علاج کر سکتے ہیں اس شرط پر کہ وہ باپردہ رہے اور ان کے علاج کا عمل صرف خاص وقت اور خاص ضرورت کی جگہ پر ہوں[21]۔

(۸) مریضوں کو حوصلہ اور اُمید دلانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس آیا جو بیمار تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی حرج نہیں ان شاءاللہ یہ بیماری تمہارے لئے گناہوں سے پاکی کا ذریعہ بنے گی۔ انہوں نے کہا

کہ نہیں بلکہ یہ ایسی بیماری ہے جو بوڑھے پر چڑھا ہے اور اس کو قبر تک لے جائے گا۔آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اسی طرح ہو گا[22]۔"

یہ حدیث پاک اگرچہ مریض کی عیادت اور بیمار پرسی کے بارے میں وارد ہے تاہم امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں اس کو عام رکھا ہے اور ترجمۃ الباب یوں قائم فرمایا کہ "بَابُ مَا يُقالُ للمريضِ وما يجيبُ"یعنی مریض کو کیا کہنا چاہئے اور کیا جواب دینا چاہئے۔ظاہر ہے کہ مریض کے ساتھ اچھی اور عمدہ گفتگو کرنے والا ڈاکٹر وطبیب اور بیماری پرسی کرنے والا سب ہو سکتے ہیں۔لہٰذا طبیب کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کو حوصلہ دیں۔اسے اُمید دلائے۔اس وقت مریض کو حوصلہ افزاء اور پر امید باتوں کی طرف زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

اسی مضمون کی ایک حدیث جامع ترمذی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذا دخلتم علي المريض فَنَفِّسُوا له في الاجل فان ذالك لايرد شيئا وهو يطيب نفس المريض[23]" جب تم کسی مریض کے پاس داخل ہو جاؤ تو ان کی طولِ عمر کی طرف میلان کیا کرو (یعنی ان کے ساتھ طولِ عمر کا ذکر کیا کرو) یہ (اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتا لیکن مریض کے دل کے لئے خوشگوار ہے۔

خلاصہ البحث

شریعت نے طب کا مفہوم، اس کی اہمیت اور افادیت، متنوع اقسام، طبّی تحقیقات اور طب کے میدان میں طبّی اخلاقیات پر اصولی انداز بیان میں بحث کی ہے۔طب کی دو بنیادی قسمیں ہیں: طب روحانی اور طب جسمانی۔دین اسلام نے طب جسمانی کا مدار تین چیزوں پر رکھی ہیں: حفظانِ صحت، مضر چیزوں سے پرہیز اور بدن انسانی سے فاسد مادوں کا اخراج۔یہ تینوں امور طب کے میدان میں اہمیت کے حامل ہیں۔

اس سلسلے میں امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ (المتوفی: ۲۵۶ھ) نے صحیح البخاری میں "کتاب الطب" کے نام سے طب کے مذکورہ متنوع مباحث کو "ابواب البخاری" کے ذیل میں زیر بحث لایا ہے۔محدثین اور اہل علم کے نزدیک " فقه البخاری فی تراجمه"یعنی امام بخاریؒ کی فقاہت اور ژرف نگاہی ان کے ابواب سے نمایاں ہیں۔اسی وجہ سے امام بخاریؒ نے کتاب الطب کے وضع کردہ ابواب میں بھی اپنی وسعت نظری اور دقت نظری کا مظاہرہ فرمایا ہے۔

زیرِ نظر مقالہ میں بنیادی طور پر صحیح البخاری کی کتاب الطب کا مطالعہ اور جائزہ طبّی اخلاقیات کی روشنی میں زیر بحث لایا گیا ہے۔امام بخاریؒ کے وضع کردہ ابواب کی روشنی میں اور ان ابواب کے ذیل میں لائے گئے احادیث سے طبّی اخلاقیات اور آداب کا استنباط کیا گیا ہے۔مقالہ دو اہم مباحث پر مشتمل ہے؛ بحث اول میں طب اور طبّی اخلاقیات کا

مفہوم اور اہمیت کا تحقیقی جائزہ ہے اور بحث دوم میں طبّی اخلاقیات صحیح البخاری کی کتاب الطب کی روشنی میں سلسلہ وار ذکر کیا گیا ہے۔

نتائج البحث

١. طبیب کی ذمہ داری ہے کہ مریض کے ساتھ شفقت سے پیش آئے اور ان کی تکلیف کو دور کرنے کی فکر کرے۔

٢. وبائی امراض کی صورت میں طبیب کی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کو آئسولیٹ (تخلیہ) کریں۔

٣. پودوں کے علاوہ جانوروں کے بعض حصوں میں بھی تحقیقات کرنی چاہئے بعض کو رسول اللہ ﷺ نے اُمت کو بیان فرمایا اور اس کے علاوہ پر ماہرین کو تحقیق کرنا چاہئے۔ نیز یہ کہ علاج میں حلال اور حرام جانور کا بھی کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا ہے بلکہ ضرورت کے وقت اس کی اجازت ہے اور ظاہر ہے کہ علاج ضرورت ہی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

٤. طبیب کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ علاج کرتے وقت اُدویہ کے خواص اور استعمال کا طریقہ کار مریضوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کرے۔

٥. رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس اپنے صحابہ کو طبّی مشورہ دیا کرتے تھے اور کبھی کبھار ان کے لئے علاج بھی فرماتے۔ تو طب کا پیشہ نبوی پیشہ ہے۔ اس لئے طبیب کو رسول اللہ ﷺ کے اخلاق و کردار والا ہونا چاہئے۔

٦. طبیب حاذق کی ذمہ داری ہے کہ وہ جدید تحقیقات سے آگاہ رہے اور ہر بیماری کے لئے متبادل سہولت والا اور کارآمد علاج تجویز کرے۔

٧. ضرورت کے وقت خواتین مردوں کا اور مرد خواتین کا علاج کرسکتی ہے۔

سفارشات

- طبّی اخلاقیات کے ذیل میں صحاح الستہ کے کتاب الطب کا تحقیقی اور تقابلی مطالعہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔
- طبِ نبوی کی جدید طب کی روشنی میں تحقیق کرنا چاہئے۔ اور جدید بن کے لئے اس کو بنیاد بنانا چاہئے۔
- حدیث رسول ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ طب کی بنیاد تحقیق پر ہو بغیر تحقیق کے طب کی کوئی حیثیت اور افادیت نہیں ہے۔ طب کی اہمیت تحقیق کی بنیاد پر ہے۔

❖ طب کے میدان میں خواتین کو خصوصی مہارتوں سے لیس کرنا چاہئے۔اور ان کو ہر قسم کی تربیت سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔طب کی بنیاد شفقت اور رحمت پر ہونی چاہئے اور یہ خاصیت مردوں کے مقابلے میں خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

حواشی وحوالہ جات

١ العسقلانی،حافظ علی بن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری،بیروت:دار المعرفه ۱۳۷۹ھ، ج۱۰، ص ۱۳۵

Al-Asqlami , hāfiz b'n Ali b'n Hajar ؒ, Fat'h ạl-Bạri Sẖaraḥ Saḥiḥ ạl-Bukhari , Bayrut: Dār ạl-Marifaẗ: ۱۳۷۹ھ , j10 ṣ135

٢ العینی،بدر الدین،عمدة القاری شرح صحیح البخاری،ج۳۱،ص۲۸۳

Al-Any, bidur ạl-Din , Umdaẗ-Qari Sẖaraḥa Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , j3̱1̱ , ṣ2̱8̱3̱

٣ سلیم الله خان،کشف الباری شرح صحیح البخاری، ۳۳/۱

Saleem Allah khan, kisf ạl-Bạri Sẖaraḥ Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , karachi.

٤ فتح الباری،ج۱۰،ص۱۳۴

Fat'h ạl-Bạri , j1̱0̱ , ṣ1̱3̱4̱

٥ البقرة:١٨٤

Al-Baqaraẗ : ۱۸۴

٦ النساء:٢٩

Al-Nīsa: 2̱9̱

٧ البقرة:۱۹۴

Al-Baqaraẗ: ۱۹۶

٨ صحیح البخاری، باب ما رخص للمريض أان يقول إني وجع ،حدیث نمبر:۵۳۴۱

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , Bāb mā Rakẖ'ṣ lil-Mryḏ Anā Yqwl Any̱ Waja ạw Wạrsạah ạw Aisẖ'tad by̱ ạl-Waja'a , Haditẖ Number: 5̱3̱4̱1̱

٩ صحیح البخاری، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء ،حدیث نمبر:۵۳۵۵

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , Bāb mā Ain'zal Allah Dā'a Alaạ Ain'zal lhu Sẖifā'a, Haditẖ Number: 5̱3̱5̱5̱

١٠ صحیح مسلم،باب لكل داء دواء واستحباب التداوي،حدیث نمبر:۲۲۰۴

Saḥīḥ Mus'lim, Bāb Likulũ Dā'i Dawā wạ-Asthḅạb ạl-Tãdāw, Haditẖ Number: 2̱2̱0̱4̱

۱۱ صحیح البخاری، باب اللدود ،حدیث نمبر:۵۳۸۳

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , Bāb ạl-Lãdūd, Haditẖ Number: 5̱3̱8̱3̱

۱۲ صحیح البخاری، باب الدوائ بالعجوة للسحر،حدیث نمبر:۵۴۳۶

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri, Bāb ạl-Dwạỷ biạl-Ajwaẗ lil-Sãḥar, Haditẖ Number: 5̱436

۱۳ فتح الباری ،ج۱،ص۲۹۳

Fat'ḥ ạl-Bạri , j1̱ , ṣ2̱9̱3̱

۱٤ فتح الباری،ج۱۰،ص۲۹۴

Fat'ḥ ạl-Bạri , j1̱0̱ , ṣ2̱9̱4̱

۱۵ صحیح البخاری، باب اللدود ،حدیث نمبر:۵۳۸۳

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri, Bāb ạl-Lãdūd, Haditẖ Number: 5̱3̱8̱3̱

۱۶ صحیح البخاری، باب إذا وقع الذباب في الإناء،حدیث نمبر:۵۴۴۵

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , Bāb Adẖ Waqã'a ạl-Dẖũbāb fĩ ạl-Anạ , Haditẖ Number: 5̱4̱4̱5̱

۱۷ صحیح البخاری، باب اللدود ،حدیث نمبر:۵۳۸۳

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , Bāb ạl-Lãdūd, Haditẖ Number: 5̱3̱8̱3̱

۱۸ صحیح البخاری، باب ما یذکر في الطاعون،حدیث نمبر:۵۳۹۴

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , Bāb mā Yadẖ̱kur fĩ ạl-Tãạ'ūn , Haditẖ Number: 5̱3̱9̱6̱

۱۹ صحیح البخاری، باب ما یذکر في الطاعون،حدیث نمبر:۵۳۹۴

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , Bāb mā Yadẖ̱kur fĩ ạl-Tãạ'ūn, Haditẖ Number: 5̱3̱9̱6̱

۲۰ المبارک فوری، أبو الحسن عبید الله بن محمد عبد السلام ،مرعاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، الفصل الأول ،ج:۵،ص:۲۳۴

Al-Mubark Pwri , Aib'w ạl-Has'n Ubyd̲ Allah b'n Muḥamãd Ab'dal-Sũlãạm , Mr'ạt ạl-Mfạtih Sẖarạḥ Mshḵạt ạl-Mṣạbih , ạl-Faṣ'l ạl-Awl , j: 5̱ , ṣ: 2̱3̱4̱

۲۱ فتح الباری ،ج۱۰،ص۱۳۴

Fat'ḥ ạl-Bạri , j1̱0̱ , ṣ1̱3̱4̱

۲۲ صحیح البخاری، باب ما یقال للمریض وما یجیب،حدیث نمبر:۵۳۳۸

Saḥiḥ ạl-Bukẖạri , Bāb mā Yuqāl ll-Mryḏ Wamā Yujyb , Hadiṯẖ Number: 5338

[۲۳] جامع الترمذی، باب ،حدیث نمبر:۲۰۸۷

Jāmi'a ạl-Tirmidhi , Bāb , Hadiṯẖ Number: 2087